Darul Iftaa
DARUL ULOOM ZAKARIYYA

دار الافتاء
دار العلوم زکریا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم

سوال: آج کل حکومت کی طرف سے پابندی ہے، مساجد میں لوگ جمع ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں، تو کیا گھروں پر جمعہ کے دن ظہر پڑھیں گے یا جمعہ؟ اگر ظہر پڑھیں تو باجماعت پڑھیں گے یا انفرادی طور پر؟ نیز گھروں میں نماز باجماعت کے لیے اذان واقامت کہی جائے یا نہیں؟ کتبِ فقہ میں مرقوم ہے کہ معذورین وغیرہ جمعہ کے دن نمازِ ظہر انفراداً ادا کریں گے اور اس کی علت تقلیل جماعتِ جمعہ اور صورتِ معارضہ ہے جو کہ فی الحال مفقود ہے تو کیا جماعت سے ظہر پڑھنے کی اجازت ہوگی یا نہیں؟ بینوا بالدلیل توجروا بالأجر الجزیل.

الجواب واللہ المستعان وعلیہ التکلان

بصورتِ مسئولہ جس مقام پر شرائط جمعہ موجود ہیں وہاں پر نمازِ جمعہ ہی ادا کی جائے، اگر مساجد میں اجازت نہ ہو تو گھروں میں ادا کریں، اور زیادہ لوگوں کے اجتماع پر پابندی ہو تو امام کے علاوہ تین بالغ آدمی کافی ہے، اور جو حضرات خطبہ نہیں پڑھ سکتے ہیں تو طویل خطبہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ پہلے خطبہ میں سورۂ فاتحہ اور دوسرے خطبہ میں سورۂ اخلاص وسورۂ عصر کافی ہے، ہاں امام کے علاوہ تین بالغ مرد بھی موجود نہ ہو اور جمع ہونا ممکن بھی نہ ہو یا کوئی خطبہ اور جہری قراءت نہیں کر سکتا تو پھر نمازِ ظہر باجماعت یا انفراداً دونوں طرح درست ہے، البتہ جماعت کے ساتھ نماز کو انفرادی نماز پر بڑی فضیلت حاصل ہے، لہٰذا فضیلت حاصل کرنے کے لیے باجماعت ادا کرنا بہتر اور افضل ہے۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ گھروں میں جمعہ کی نماز درست نہیں ہے اس وجہ سے کہ اذنِ عام کی شرط مفقود ہے، تو اصل بات یہ ہے کہ گھروں کا دروازہ بند کرنا یہ حفاظت اور سکیورٹی کی وجہ سے ہے لوگوں کو نمازِ جمعہ سے روکنے کے لیے نہیں ہے، کیونکہ اگر دروازہ کھلا ہو تب بھی گھر میں جمعہ کے لیے کوئی نہیں آئیگا، اذنِ عام نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جامع مسجد میں لوگ جمع ہو جائیں اور دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھ لیں باقی لوگوں کو اجازت نہ دیں اور شہر میں کسی اور مقام پر جمعہ بھی قائم نہ ہوتا ہو تو ان جامع مسجد والوں کی نماز صحیح نہ ہوگی، کیونکہ عام اجازت نہیں دی۔ یہ بات گھر میں نہیں ہے کیونکہ اگر گھر کا دروازہ بند بھی کر لیں تب بھی کسی کا جمعہ فوت نہیں ہوگا۔ اس کی نظیر فقہاء کا بیان کردہ مسئلہ ہے کہ اگر قلعہ کا دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھ لے جبکہ باہر مساجد میں جمعہ ہو رہا ہو تو اہل قلعہ کا جمعہ صحیح ہے اور دروازہ بند کرنا انتظامی امور کی وجہ سے ہے، نہ کہ جمعہ سے روکنے کے لیے۔ دلائل کتبِ فقہ سے ملاحظہ فرمائیں:

قال في الدر المختار: والسابع الإذن العام من الإمام، وهو يحصل بفتح أبواب الجامع للواردين كافي، فلا يضر غلق باب القلعة لعدو أو لعادة قديمة. وفي رد المحتار: والذي يضر إنما هو منع المصلين لا منع العدو.. .قلت: وينبغي أن يكون محل النزاع ما إذا كانت لا تقام إلا في محل واحد، أما لو تعددت فلا، لأنه لا يتحقق التفويت كما أفاده التعليل، تأمل.

(الدرالمختار مع ردالمحتار: ۲/۱۵۲، سعید). وللمزید راجع: (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص ۵۱۰، قدیمی کتب خانہ، ومجمع الأنهر).

P.O. Box 10786, Lenasia, 1820 Gauteng, South Africa
Tel: +27 11 859 1912 / 859 1081 Fax: +27 11 859 2694 / 859 1138
Email: iftaa@duz.co.za - duziftaa@gmail.com Web: www.duz.co.za

گھروں، کارخانوں اور دفاتر میں جمعہ پڑھنے سے متعلق اکابرین کے فتاویٰ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں مکان میں جمعہ پڑھنا جائز ہے۔ ملاحظہ ہو کفایت المفتی میں مرقوم ہے:

ہاں مکان میں بھی جمعہ کی نماز ہو سکتی ہے جبکہ کسی کی روک ٹوک نہ ہو مگر ہمیشہ مکان میں ہی نماز قائم کرنا اور مسجد کو معطل کرنا نہیں چاہئے۔ (کفایت المفتی: ۲۳۱/۳، دار الاشاعت)۔

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ سرکاری دفتر میں جمعہ صحیح ہے۔ ملاحظہ ہو بعنوان: حکم اقامتِ جمعہ در مکان دفتر سرکاری وقلعہ:

اذنِ عام ہونا بھی منجملہ شرائط صحت جمعہ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ خود نماز پڑھنے والے کو روکنا وہاں مقصود نہ ہو، باقی اگر روک ٹوک کسی اور ضرورت سے ہو وہ اذنِ عام میں مخل نہیں، فی الدر المختار۔۔۔ پس بنا بر روایت بالا اس قلعہ میں نماز جمعہ درست ہے۔ (امداد الفتاویٰ: ۴۸۱/۱)۔

حضرت مفتی عزیز الرحمٰن فرماتے ہیں: بارش کی وجہ سے گھر میں جمعہ جائز ہے، ملاحظہ ہو بعنوان: بارش کے زمانہ میں جمعہ کی نماز با جماعت گھر میں پڑھ سکتا ہے:

سوال: در ایامِ باراں بوجہ کثرتِ بارش وآبِ فراواں راہ چلیدن از حد بیکراں دشوار گزارمی شود ومسجد ہم قدرے از مسکن دور است نادراں ہنگام ادائے صلاۃِ جمعہ را شرعاً چہ حکم دارد؟ آیا دراں ہنگام تکلیف مالا نہایہ کشیدہ برائے صلاۃِ جمعہ بمسجد رفتن ضرور باشد یا تادی صلاۃ بمکان کافی کند یا نہ؟

الجواب: تعددِ صلاۃِ جمعہ علی القول مفتی بہ صحیح است پس اگر بعذر مطر رفتن بمسجد جامع دشوار باشد بجائے دیگر نماز جمعہ گزاردن بجماعت مشروعہ (وآں سہ مرد است علاوہ امام، در مختار) صحیح است۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۷۵/۵، مدلل ومکمل، ط: دار الاشاعت)۔

سوال وجواب کا خلاصہ یہ ہے کہ بارش کے زمانہ میں جبکہ مسجد بھی دور ہو اور چلنا دشوار ہو تو شرعاً جمعہ کا کیا حکم ہے؟ کیا مشقت برداشت کر کے مسجد جانا ضروری ہے یا گھر میں جمعہ کافی ہے یا نہیں؟ جواب: مفتی بہ قول کے مطابق شہر میں متعدد مقامات پر جمعہ جائز ہے، لہٰذا بارش کے عذر سے مسجد جانا دشوار ہو تو دوسری جگہ جماعتِ مشروعہ (امام کے علاوہ تین آدمی) کے ساتھ جمعہ صحیح ہے۔

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ نماز سے روکنا مقصود نہ ہو بلکہ رکاوٹ انتظامی امور کی وجہ سے ہو تو چھاؤنی یا قلعہ میں جمعہ صحیح ہے۔ (امداد الاحکام: ۷۵۱/۱)۔

دوسری جگہ مذکور ہے کہ کارخانہ میں نماز جمعہ جائز ہے۔ ملاحظہ ہو: (امداد الاحکام: ۷۳۹/۱)۔

ایک اور جگہ مرقوم ہے کہ چند افراد کا جمعہ فوت ہو جائے تو کسی کو امام بنا کر جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ (امداد الاحکام: ۷۸۴/۱)۔

حضرت مفتی عبد الرحیم صاحبؒ فرماتے ہیں: کچھ لوگ جمعہ پڑھنے سے رہ گئے ہیں وہ کسی مکان میں پڑھ سکتے ہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۴۲۱/۳)۔

حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ فرماتے ہیں کہ خطبہ میں ایک دفعہ سبحان اللہ، یا الحمد للہ، یا اللہ اکبر کافی ہے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں ہے:

خطبہ جو فرض ہے وہ ایک دفعہ سبحان اللہ یا الحمد للہ، یا اللہ اکبر کہنے سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک بقدرِ تین آیت یا بقدرِ تشہد سے خطبہ ادا ہو جاتا ہے پس اگر خطبہ معروفہ یاد نہ ہو تو قدر مذکور پر اکتفا کر کے جمعہ کی نماز ادا کی جائے اور جس جگہ واجب ہے یعنی شہر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ میں جمعہ چھوڑا نہ جاوے فقط۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۸۲/۵، دار الاشاعت)۔

مزید ملاحظہ ہو: (احسن الفتاویٰ: ۱۲۰/۴، وفتاویٰ محمودیہ: ۱۸۴/۸، جامعہ فاروقیہ)۔

دوسری بات یہ ہے کہ اذنِ عام کی شرط کے بارے میں علامہ طحطاویؒ، علامہ شامیؒ اور علامہ شرنبلالیؒ وغیرہ فقہاء نے فرمایا کہ یہ ظاہر الروایہ میں مرقوم نہیں ہے، نادر الروایہ ہے اسی وجہ سے امام قدوریؒ اور صاحبِ ہدایہؒ نے ذکر نہیں فرمائی، اور ترکِ جمعہ پر احادیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، لہٰذا گھروں میں جمعہ کا اہتمام کرنا چاہیے۔

ملاحظہ ہو اذنِ عام کے بارے میں علامہ شامیؒ تبصرہ فرماتے ہیں:

واعلم أن هذا الشرط لم يذكر في ظاهر الرواية ولذا لم يذكره فى الهداية بل هو مذكور فى النوادر. (فتاوى الشامى: ۱۵۲/۲،ط:سعيد).

قال في مراقى الفلاح : ولم يذكر فى الهداية هذا الشرط لأنه غير مذكور في ظاهر الرواية وإنما هو رواية النوادر، ... (مراقى الفلاح،ص ۱۹۱،ط:بيروت).

قوله : الإذن العام ، أى أن يأذن للناس إذناً عاماً بأن لايمنع أحداً ممن تصح منه الجمعة عن دخول الموضع الذى تصلى فيه ...(فتاوى الشامى:۱۵۱/۲).

ہاں اگر امام کے علاوہ تین بالغ مرد موجود نہ ہوں اور قانوناً جمع ہونا مشکل ہو تو پھر نماز ظہر باجماعت ادا کریں۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ معذورین کے بارے میں فقہاء نے لکھا ہے کہ جمعہ کے دن گھر پر ظہر باجماعت ادا کرنا مکروہ ہے، اور علتِ کراہت یہ ہے کہ جمعہ کی جماعت میں قلت اور مسجد کی جماعت کے ساتھ معارضہ ومقابلہ کی شکل نہ بن جائے، جو یہاں مفقود ہے، کیونکہ مساجد میں جانے کی اجازت ہی نہیں، بنابریں علت مفقود ہونے سے کراہت کا حکم ختم ہو جائے گا، اور ظہر باجماعت درست بلکہ افضل اور بہتر ہوگی۔ ملاحظہ ہو کراہت کی علت کے بارے میں علامہ سید احمد طحطاویؒ فرماتے ہیں:

ووجه الكراهة أنها تفضي إلى تقليل جماعة الجمعة ،لأنه ربما تطرق غير المعذور للاقتداء بالمعذور ولأن فيه صورة المعارضة بإقامة غيرها . (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ،ص ۵۲۲،قديمى كتب خانه).

چنانچہ دیہاتوں میں معارضہ کی صورت نہیں ہے لہٰذا بلا کراہت نمازِ ظہر باجماعت درست ہے۔ علامہ طحطاویؒ آگے فرماتے ہیں:

قوله فى المصر، قيد به لإخراج أهل السواد فإنه لا يكره لهم الجماعة لعدم الجمعة على أهلها فلا يلزم ما ذكر . (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ،ص ۵۲۲، قديمى كتب خانه).

و فى اللباب : لما فيه من الإخلال بالجمعة بتقليل الجماعة وصورة المعارضة ، قيدنا بالمصر لأنه لا جمعة في غيرها فلا يفضي إلى ذلك . (اللباب : ۵۵/۱،ط:دار الكتاب العربى).

مزید ملاحظہ ہو: (النہر الفائق، والہدایۃ: ۱۷۰/۱، ط: اشرفیہ دیوبند، والدر المختار)۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

کتبہ: العبد محمد الیاس شیخ عفی عنہ

دار الافتاء دار العلوم زکریا، جنوبی افریقہ

مؤرخہ: ۷/شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ

بمطابق یکم اپریل ۲۰۲۰ء

الجواب صحیح

دار العلوم زکریا
دار الافتاء
لینیشیا۔ جنوبی افریقہ